سوال

کیا مسیار شادی یہ ہے کہ بیوی اپنے حقوق چھوڑ دے، میرے خاوند نے تین شادیاں کر رکھی ہیں، اور وہ ہمارے درمیان عدل نہیں کرتا اور کہتا ہے کہ مسیار شادی میں تمہارے درمیان عدل نہیں ہے اور کیا ایک سے زائد شادیوں پر صبر کرنے پر مجھے اجر ہوگا، اگر نہیں تو میں اس سے طلاق لے لوں، یہ علم میں رہے کہ میں اس کی پہلی بیوی اور اس کے بچوں کی ماں ہوں، کیا ہم عورتوں کو اس تکلیف اور اذیت پر صبر کرنے میں اجر و ثواب حاصل ہوگا؟

جواب

الحمد للہ

اول :

صحیح نکاح ہونے کےلیے اس میں سب ارکان اور شروط کا ہونا ضروری ہے جو یہ ہیں :

خاوند اور بیوی کی تعین اور ان کی رضامندی، اور ولی کی موافقت، اور عقد نکاح میں ولی کی موجودگی، اور دو گواہوں کا ہونا یا پھر نکاح کا اعلان کرنا

دوم :

مسیار شادی اس وقت صحیح ہوگی جب اس میں عقد نکاح کی شروط اور اس کے ارکان پائے جائیں، اور اس شادی کی صورت دور قدیم میں موجود ہے، اس میں خاوند بیوی کےلیے شرط رکھتا ہے جو اس سے شادی کی رغبت رکھے وہ اس اور دوسری بیویوں کے مابین برابری کے ساتھ راتوں کی تقسیم نہیں کریگا، یا پھر وہ اس کے اخراجات کا ذمہ دار نہیں، یا اس کی رہائش کا ذمہ دار نہیں

اور یہ بھی شرط رکھ سکتا ہے کہ رات کی بجائے وہ اس کے پاس دن کو آئیگا، جسے النھاریات یعنی دن والیاں کا نام دیا جاتا ہے، اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ عورت ہی اپنے حقوق سے دستبردار ہوجائے، ہوسکتا ہے وہ عورت مالدار ہو اور اس کے پاس رہائش بھی ہو اس لیے وہ اس سے دستبردار ہوجائے

اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ رات کی بجائے دن پر راضی ہوجائے، اور یہ بھی ہوسکتا ہے وہ اپنی سوکنوں کے ایام سے کم ایام پر راضی ہوجائے، اور ہمارے دور میں یہی مشہور ہے

دونوں طرف سے ان حقوق سے دستبردار ہونا نکاح کو حرام نہیں کرتا، اگرچہ بعض اہل علم نے اسے ناپسند کیا ہے، لیکن شروط اور ارکان کے اعتبار سے یہ جواز سے خارج نہیں ہوتا

مصنف ابن ابی شیبہ میں حسن بصری اور عطاء بن ابی رباح سے مروی ہے کہ وہ دونوں دن والیاں "النھاریات" سے شادی کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے "

دیکھیں : مصنف ابن ابی شیبۃ (337/3).

اور عامر الشعبی سے مروی ہے ان سے ایک شخص کے متعلق دریافت کیا گیا کہ جس کی بیوی ہو اور وہ ایک دوسری عورت سے شادی کرے تو اس کےلیے ایک دن کی شرط رکھے اور دوسری کےلیے دو دن کی تو اس کا حکم کیا ہوگا؟

انہوں نے جواب دیا : اس میں کوئی حرج نہیں " انتہی

دیکھیں : مصنف ابن ابی شیبۃ (338/3).

سابقہ مرجع میں بیان کیا گیا ہے کہ اسے محمد بن سیرین اور حماد بن ابی سلیمان اور امام زہری نے ناپسند کیا ہے، اور ہمارے معاصر علماء میں سے اکثر نے اس کی اباحت کا فتوی دیا ہے

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا :

مسیار شادی کے بارہ میں آپ کی کیا رائے ہے، یہ شادی اس طرح ہوتی ہے کہ آدمی دوسری یا تیسری یا چوتھی شادی کرے اور اس بیوی کی کچھ ضروریات ہوں جس کی بنا پر وہ اپنے والدین کے پاس ان کے گھر میں رہتی ہو، اور خاوند مختلف اوقات میں اس کے پاس جایا کرے جو دونوں کے حالات کے مطابق ہو، اس طرح کی شادی میں شریعت کا حکم کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

"جب اس میں معتبر شرعی نکاح کی شروط پائی جائیں اور وہ شروط ولی کی موجودگی اور خاوند اور بیوی کی رضامندی اور عقد نکاح کے وقت دو گواہوں کی موجودگی، اور خاوند اور بیوی کا موانع سے سلیم ہونا؛ اس کی دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے :

" شروط پورے کرنے میں شروط کو پورا کرنے کی وہ شرط حقدار ہیں جن سے تم شرمگاہ کو حلال کرتے ہو"

اور ایک حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"مسلمان اپنی شرطوں پر قائم رہتے ہیں"

چنانچہ جب خاوند اور بیوی اس پر متفق ہوں کہ عورت اپنے گھر والوں کے پاس ہی رہے گی، یا پھر تقسیم رات کی بجائے دن میں ہوگی، یا پھر معین ایام یا معین راتوں میں ہوگی تو اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ نکاح اعلانیہ ہو خفیہ طریقہ سے نہ کیا جائے "

دیکھیں : فتاوی علماء بلد الحرام (450-451).

لیکن جب اکثر لوگوں نے اس کا غلط استعمال کرنا شروع کر دیا تو جن علماء نے اس کے جواز کا فتوی دیا تھا وہ اس میں جواز کے قول سے توقف اختیار کرنے لگے، ان میں سب سے اوپر شیخ عبد العزیز بن باز اور شیخ ابن عثیمین رحمہما اللہ شامل ہیں

شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا :

مسیار اور شرعی شادی میں کیا فرق ہے ؟ اور مسیار شادی میں کن شروط کا پایا جانا ضروری ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

"ہر مسلمان شخص کو شرعی شادی کرنی چاہیے، اور اسے اس کے خلاف کام کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے، چاہے اسے زواج مسیار کا نام دیا جائے یا کوئی اور، شرعی شادی کی شروط میں اعلان شامل ہے، اس لیے اگر خاوند اور بیوی نے اسے چھپایا تو یہ صحیح نہیں؛ کیونکہ یہ اور جو حال بیان کیا گیا ہے وہ زنا سے زیادہ مشابہ ہے " انتہی

دیکھیں : فتاوی الشیخ ابن باز (431/20-432).

حقیقت یہ ہے کہ یہ نکاح معاشرے میں غیر شادی شدہ اور شادی کی عمر سے زیادہ عمر میں پہنچ جانے والی عورتوں کےلیے اسلامی معاشرے میں بہت ساری مشکلات کا حل ہے ، چنانچہ آدمی نہ تو عورتوں میں تقسیم کی استطاعت رکھتا ہے ، یا پھر دو بیویوں پر اخراجات نہیں کر سکتا ، اور پھر بہت ساری عورتیں ایسی ہیں جن کے پاس مال بھی ہے اور رہائش بھی اور وہ اپنے نفس کو عفت عصمت میں رکھنا چاہتی ہے ، چنانچہ ہفتہ کے کسی بھی دن یا پھر مہینہ میں کچھ ایام خاوند اس کے پاس آتا ہے

اور ہو سکتا ہے اللہ عزوجل ان میں محبت والفت اور حسن معاشرت پیدا کر دے ، اور اچھے حالات بن جائیں جن کی بنا پر اس مرد کی اس عورت سے شادی سے اس کی حالت بدل کر پہلے سے بہتری میں تبدیل ہو جائے ، تو وہ عدل و انصاف کے ساتھ تقسیم کرنے لگے ، اور اس پر خرچ بھی کرے اور اسے رہائش بھی دے

اور اس نکاح میں بہت ساری خرابیاں اور مفاسد بھی پائے جاتے ہیں جو کسی پر مخفی نہیں ، مثلا خاوند کی وفات کے بعد ترکہ میں اختلاف پیدا ہونا ، اور اسے خفیہ رکھنے اور اعلان نہ کرنے میں بہت ساری خرابیاں ہیں

اور پھر کچھ فسادی قسم کے مرد و عورت اس شادی کو غلط کام کےلیے وسیلہ بنا سکتے ہیں ، اور وہ آپس میں حرام تعلقات قائم کر کے عزیز و اقارب اور پڑوسیوں کی آنکھوں سے دور رہائش رکھ سکتے ہیں ، اور جب انہیں کوئی دیکھے تو وہ کہیں گے یہ شادی مسیار ہے !

ہماری سائل بہن اس کے بعد آپ کے سامنے واضح ہو گیا ہو گا کہ آپ کے خاوند کےلیے جائز نہیں کہ وہ آپ کے حق میں کوتاہی کرے اور آپ کے حقوق پر ظلم کرے ؛ کیونکہ آپ کے ساتھ اس نے ان شرائط پر شادی نہیں کی ، اور پھر آپ اس کی پہلی بیوی ہیں

اور اگر رات بسر کرنے میں کوئی نقص ہے تو وہ دوسری بیویوں کے پاس ہو نہ کہ آپ کے پاس ، اس نے جس بیوی سے شادی مسیار کر رکھی ہے اس کا حق نفقہ یا رہائش یا رات بسر کرنے کا حق ساقط ہو گا (جیسا کہ ان کے مابین اتفاق ہوا ہو) اور اس کےلیے جائز نہیں کہ وہ آپ پر ظلم کرتے ہوئے اپنے دن رات ان بیویوں کے پاس گزارے ، اور خاص کر جب آپ اپنے حقوق سے دستبردار نہیں ہوئیں

سوم :

آدمی کا دوسری بیوی کے ساتھ شادی کرنے کا سبب بعض اوقات تو خاوند ہوتا ہے ، اور بعض اوقات بیوی سبب بنتی ہے ، کیونکہ ہو سکتا ہے خاوند شدید قوی شہوت کا مالک ہو اور اسے ایک بیوی کافی نہ ہو ، اور بعض اوقات ہو سکتا ہے کسی علاقے میں اس شخص کا سفر بہت زیادہ ہوتا ہو ، اس لیے اسے اپنے آپ کو محفوظ رکھنے اور خدمت کےلیے بیوی کی ضرورت ہو

اور بعض اوقات اس شادی کا سبب عورت کی جانب سے ہوتا ہے ؛ وہ اس طرح کہ گھر کی صفائی اور ترتیب میں کوتاہی کرتی ہے ، اور اولاد کی دیکھ بھال صحیح نہیں کرتی ، اور اپنے خاوند کےلیے بن سنور کر نہیں رہتی ، اگر تو یہ دوسرا سبب ہے تو آپ اپنے نفس کی طرف رجوع کریں ، اور اس خلل اور کمی و کوتاہی کو تلاش کریں ، جو آپ خاوند کےلیے دوسری شادی کرنے کا باعث بنا ہے

اور اگر پہلا سبب ہو تو آپ کو صبر و تحمل کا مظاہرہ کرنا چاہیے ، اور شریعت اسلامیہ میں صبر کا بہت زیادہ مقام و مرتبہ ہے ، اور اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری پر ، اور اللہ کی معصیت و نافرمانی سے رکنے پر صبر کرنے والے شخص ، اور اللہ عزوجل کی تقدیر پر صبر و تحمل کا مظاہر کرنے والی عورت کےلیے اللہ عزوجل کے کے ہاں بغیر حساب عظیم اجر و ثواب ہے :

جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا اراشاد ہے :

" نہیں سوائے اس بات کے صبر کرنے والوں کو بغیر حساب کے اجر و ثواب پورا دیا جائیگا " الزمر (10) .

اگر آپ اپنی ازدواجی زندگی میں اللہ کا تقوی اور ڈر اختیار کرتی ہیں، اور خاوند کے حقوق کا خیال رکھیں، اور اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت اور دیکھ بھال اچھی کریں تو آپ کو اللہ عزوجل کی جانب سے عظیم اجروثواب حاصل ہوگا، اوراسی طرح اگر آپ اپنے خاوند کی دوسری شادی پر بھی صبر کریں تو بھی آپ کو اللہ عزوجل سے عظیم اجروثواب حاصل ہوگا

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو صبر اور راضی ہونے کی توفیق دے، اور آپ کی خاوند کو آپ کے لیے صحیح کردے

واللہ اعلم.